Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۱/۲۶ | ۳۰ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ، ۱۲ روفا ۱۳۵۱ھش ، ۱۲ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۵۷

28

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۱ روفا - جیسا کہ قبل ازیں ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع شائع ہو چکی ہے پچھلے دنوں وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت انفلوئنزا کی تکلیف کے باعث ناساز رہی ہے جس کا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۱۱ روفا - حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب جماعت آپ کی صحت و عافیت کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیز محمد ارشد کارکن دفتر جائیداد چار پانچ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ روزانہ بخار ۱۰۳ درجہ تک ہو جاتا ہے اور ابھی تک اُترا نہیں کمزور بہت ہو گیا ہے۔
احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ عزیز موصوف کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔
(خاکسار محمد اسماعیل خوشنویس ربوہ)

جماعت احمدیہ برمنگھم کے جنرل سیکرٹری عزیزم برادرم رشید احمد صاحب دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(مطیع اللہ درد صدر جماعت احمدیہ برمنگھم)

مکرم مبشر احمد صاحب پسرور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

ضرور اعلان

امراء کرام جماعتہائے احمدیہ اضلاع کی زیر نگرانی فضل عمر درس القرآن کلاس پہلے ہفتہ میں مقامی طور پہ ۱۵ تا ۲۱ جولائی منعقد ہوگی۔ اس ہفتہ کا پروگرام جملہ امراء صاحبان کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے اس عرصہ کے مقامی اخراجات کا امراء صاحبان خود انتظام فرمالیں گے۔ البتہ اگر کسی جگہ مربی صاحب موجود نہ ہوں تو اطلاع آنے پر انتظام ضرور کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ایبٹ آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

نہایت اہم اور روح پرور خطبہ جمعہ۔ نماز جمعہ میں دُور دُور سے آئے ہوئے احباب کی شرکت

قرآنی انوار کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کا تذکرہ۔ مُلک کی سلامتی اور خوشحالی کیلئے دُعاؤں کی تحریک

ایبٹ آباد - ۸ روفا ۱۳۵۱ ھش (مطابق ۸ جولائی ۱۹۷۲ء)
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چند دن سے انفلوئنزا کی تکلیف ہے۔ گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن طبیعت بوجھل اور بے چین رہتی ہے۔
احبابِ جماعت دُعا کریں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

اس ہفتے کے دوران سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کیلئے مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ لاہور۔ تربیلا لائلپور۔ راولپنڈی۔ ربوہ۔ اسلام آباد گوجرانوالہ۔ کیمبلپور۔ مظفر آباد (آزاد کشمیر) مری۔ ٹیکسلا۔ کراچی سے بھی بعض احباب تشریف لائے۔ اتوار کی عام ملاقاتوں کے علاوہ بھی حضور نے از راہِ شفقت ہر روز احباب کو انفرادی ملاقات کا موقع دیا۔

کیڈٹس کے ایک گروپ کو بیش قیمت نصائح

مورخہ ۵ روفا مغرب کی نماز میں کیڈٹس کا ایک گروپ بھی شامل تھا۔ جن کی عنقریب پاسنگ آؤٹ پریڈ ہونیوالی ہے۔ نماز کے بعد حضور نے اُن سے مصافحہ کیا اور تھوڑی دیر تک اُن سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقع پر حضور نے اُن سے فرمایا جس طرح ہیرے کی خوبیوں کو نمایاں کرنے کے لئے اس کی تراش خراش کے بعد اس میں چمک دمک پیدا کی جاتی ہے اسی طرح آپ کے اندر نظم و ضبط اور شجاعت و استقامت پیدا کرنے کے لئے آپ کو سخت سے سخت اور زیادہ سے زیادہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ فرمایا پچھلے سال قیادت کی نا اہلی اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے وطنِ عزیز کو ذلت اور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ہزیمت کے اس داغ کو مٹانے، ملک کے وقار کو بحال کرنے اور اسے چار دانگِ عالم میں شہرت بخشنے کے لئے نوجوان نسل پر خصوصاً بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے عام انتخابات کے موقع پر بھی نوجوان اپنے فیصلہ کُن کردار کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ فرمایا آپ بھی عنقریب میدانِ عمل میں اُترنے والے ہیں۔ ساری قوم آپ کے لئے دعا گو ہے۔ جرأت مندانہ اقدام اور پیشہ ورانہ مہارت کے شاندار مظاہرے کی بدولت آپ کو قوم کی توقعات پر پُورا اُترنا چاہیئے۔ فرمایا آپ میری اس نصیحت کو پلے باندھ لیں کہ قرآن کریم ہر خیر اور برکت کا سرچشمہ ہے۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اس کو حرز جان بنائے رکھیں اور اس کی برکات سے مقدور بھر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے رہیں۔

رُوح پرور خطبۂ جمعہ

کل مورخہ ۷ روفا۔ نماز جمعہ حضور نے اپنی اقامت گاہ پر پڑھائی۔
خطبہ جمعہ کی ابتداء حضور نے سورۃ فاتحہ کے بعد وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا (الفرقان ۳۱) وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (النحل: ۶۵) کی تلاوت فرمائی۔ اور پھر آپ نے قرآنِ کریم کی حقانیت اور اس کی عظمت شان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں اس کی تکمیلِ اشاعت کے سلسلہ میں اہم ذمہ داریوں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔
حضور نے فرمایا کچھ تو جہالت کے نتیجہ میں اور کچھ آج کل کے فلسفہ اور مختلف نظریات سے مرعوب ہو کر اگر کوئی مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ چودہ سو سالہ پُرانی کتاب یعنی قرآنِ کریم کو (باقی صفحہ ۶ پر)

(پبلشر:- مسعود احمد ☆ پرنٹر:- عبدالحی ایم اے ☆ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ☆ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ماہِ وفا ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری جماعت کا دُوسرا بنیادی اصول

جن تین امور کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تمام نصیحتوں کا خلاصہ قرار دیا ہے اور جن پر قبل ازیں ہم انہی کالموں میں روشنی ڈال چکے ہیں ان میں تعلق باللہ کے بعد دوسرا نمبر ہمدردیٔ نوعِ انسان کے جذبہ کا ہے۔ جس طرح غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے حقوق اللہ کو یاد کرکے اُس کی اطاعت اور عبادت میں مشغول رہنا اور اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اُس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا ضروری ہے اِسی طرح اپنے اِس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے ضروری ہے کہ ہمارے اندر ہمدردیٔ نوعِ انسان کا جذبہ اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہو۔ تعلق باللہ میں ترقی کی طرح ہمدردی نوعِ انسان کے جذبہ کو ترقی دیئے اور اسے عروج پر پہنچائے بغیر ہم اسلام کو رُوئے زمین پر غالب کرنے کے نہایت اہم اور عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یہ دوسروں کی بھلائی اور خیرخواہی کا جذبہ ہی ہوتا ہے جو ایک الٰہی جماعت کے افراد کو دوسروں کو بھی راہِ حق پر لانے کے لئے بے چین اور سرگرداں رکھتا ہے اور وہ ہر دُکھ اور تکلیف اور مصیبت اُٹھا کر اور عدیم النظیر قربانیاں پیش کرکے حق کی منادی کرتے چلے جاتے ہیں اور اِس امر میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے کہ دوسرے بھی ہلاکت کی راہ سے ہٹ کر خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے آجائیں۔ وہ دوسروں کو بچانے کی خاطر خود تکلیفیں اُٹھاتے حتیٰ کہ جان تک قربان کر دکھاتے ہیں۔ ان کا ایک ہی مطلوب و مقصود اور ایک ہی تمنّا ہوتی ہے کہ اُن کی ہر عزیز سے عزیز شئے حتیٰ کہ جان تک چلی جائے لیکن خدا سے برگشتہ مخلوق اس کی طرف کھنچی چلی آئے اور اس کے آستانہ پر آگرے اور اس طرح دارالامان میں آجائے

چونکہ انبیاء علیہم السلام لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھانے ہی آتے ہیں اِس لئے بنی نوعِ انسان کی ہمدردی کا جذبہ ان میں بدرجۂ اتم موجود ہوتا ہے اور اِس جذبہ کا سب سے اعلیٰ و ارفع نمونہ خود نبیوں کے سردار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دکھایا۔ آپؐ نے اپنے آپ کو اِس غم اور فکر میں ہلاک کر رکھا تھا کہ لوگ کسی طرح ہلاکت کا راستہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے آجمع ہوں اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ (الشعراء آیت ۴)

(اے نبیؐ!) شاید تُو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے فرزندِ جلیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اِس لئے آپؑ میں بھی ہمدردیٔ نوعِ انسان کا جذبہ بدرجۂ اتم پایا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ اپنی اِس کیفیت کا ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مرا مقصود و مطلوب و تمنّا خدمتِ خلق است ✤ ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم
نہ من از خود نہم در کوچۂ پند و نصیحت پا ✤ کہ ہمدردی بَرد آنجا بجبر و زور و اکراہم"

(میرا مقصود و مطلوب اور تمنّا خدمتِ خلق ہے یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے یہی میرا شعار ہے اور یہی میرا طریق ہے۔ وعظ و نصیحت کے کُوچہ میں مَیں نے کسی ذاتی خواہش سے قدم نہیں رکھا۔ یہ مخلوقِ خدا کی ہمدردی ہے جو مجھے اس میں کھینچ لائی ہے)

ہمدردیٔ خلق اور ہمدردیٔ نوعِ انسان کا یہی جذبہ آپ نے اپنے متبعین میں بھی پیدا کر دکھایا تاکہ وہ بھی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہوکر نوعِ انسان کی خدمت کرنے اور انہیں ہلاکت کی راہوں سے بچانے کا فریضہ پوری تندہی اور مستعدی سے ادا کرتے چلے جائیں۔ آپ نے اپنے متبعین پر واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی شکل میں تقویٰ شعار لوگوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کی غرض یہی ہے کہ یہ متقی افراد

ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کیلئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمامتر کوشش اِس بات کے لئے کریں کہ انکی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔" (ازالۂ اوہام)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعتِ احمدیہ کے قیام کی اِس غرض کو واضح کرنے کے علاوہ ہمدردیٔ نوعِ انسان کی وسعت اور اس کے مختلف طریقوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور اِس طرح انہیں اِس پاک جذبہ سے اپنی ہی طرح سرشار کر دکھایا۔ ہمدردیٔ نوعِ انسان کی وسعت کو ذہن نشین کراتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت ہی وسیع ہے۔ مَیں ان لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ اُن کی ایسی تعلیم کو پسند کرتا ہوں جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنی قوم سے ہی ہمدردی کرنی چاہیئے۔ میں تو تاکید کرتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے برابر ہمدردی کرنی چاہیئے اور کسی قوم اور کسی فرد کو الگ نہیں رکھنا چاہیئے۔ مَیں آجکل کے بعض جاہلوں کی طرح یہ کہنا نہیں چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو، نہیں نہیں، مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق کی ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو، مسلمان ہو، ہندو ہو، عیسائی ہو یا کوئی اَور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود کرنا چاہتے ہیں۔ . . . مَیں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء)

نیز اِسی طرح ہمدردی کے طریقوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے اوّل جسمانی، دوم مالی اور تیسری قسم ہمدردی کی دُعا ہے جس میں نہ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اِس صورت میں ہی انسان کرسکتا ہے جبکہ اُس میں طاقت بھی ہو مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت و توانائی نہیں کب اُس کو اُٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اِسی طرح پر کوئی بے کس، بے بس، بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جبتک مال نہ ہو اُسکی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دُعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اسکے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کرسکتا ہے اور اُسکو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اِس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اِس ہمدردی سے بھی انسان کام نہ لے تو سمجھو کہ وہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵)

جہاں حضور علیہ السّلام نے بنی نوعِ انسان کی مادی ہمدردی پر زور دیا اِس سے کہیں بڑھ کر حضور علیہ السلام نے از راہِ ہمدردی اُن کی رُوحانی فلاح و بہبود سے متعلق دِلی تڑپ کا اظہار فرمایا چنانچہ فرمایا:۔

"اِس قدر دولت (یعنی سچّا خدا) پاکر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اِس سے محروم رکھوں اور وُہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دِل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر انکو اتنے ملیں کہ انکے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔" (اربعین ۱)

الغرض غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی پُورے تعہد کے ساتھ بجالانا ضروری ہے اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین بنیادی اصولِ ثلاثہ میں سے تعلق باللہ کے بعد ہمدردیٔ نوعِ انسان کو دُوسرا بنیادی اصول قرار دیا ہے اور اس میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے ✤

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام کے چند حیرت انگیز لمحات

(مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور)

(۲)

یہ مقدس قافلہ مکہ سے نکلا اور غارِ ثور کی طرف چلا۔ علامہ حافظ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں مستدرک کے حوالے سے حضرت عمرؓ کی ایک روایت بیان کی ہے کہ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ کبھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے کبھی پیچھے چلنا شروع کر دیتے۔ جب رسول اللہؐ نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو عرض کی "یا رسول اللہ کبھی مجھے ڈر ہوتا ہے کہ پیچھے سے کوئی نہ آ رہا ہو، تو میں حضور کے پیچھے ہو جاتا ہوں۔ پھر خطرہ ہوتا ہے کہ سامنے سے کوئی نہ آ دھمکے، تو آپ کے آگے چلنا شروع کر دیتا ہوں۔ رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ "اے ابوبکر کیا تم چاہتے ہو کہ اگر کوئی تکلیف آئے تو میرے بجائے تم اس سے دوچار ہو۔ قربان جائیے اس عاشق رسولؐ کے جواب میں عرض کرتے ہیں" بیشک یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث کیا میرا یہی منشا ہے"۔

جب غار ثور کے کنارے پہنچ گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا ٹھہریئے میں غار کو اندر سے صاف کر دوں۔ چنانچہ وہ اندر گئے اور غار کو اچھی طرح صاف کیا۔ جب اوپر آنے لگے تو خیال آیا کہ سوراخوں کو تو بند کیا ہی نہیں پھر عرض کی "اے اللہ کے رسول! تھوڑی دیر اور توقف فرمائیے میں ذرا سوراخوں کو بند کر لوں" جب سوراخ بند ہو گئے تو آواز دی "یا رسول اللہ اندر تشریف لائیے"۔ حضور اندر گئے اور اپنے عاشق صادق کی ران پر سر رکھ کر آرام فرمانے لگے اسی اثنا میں حضور کو نیند آ گئی اور حضور سو گئے۔ ابوبکرؓ بیٹھے تھے کہ ان کی نظر ایک سوراخ پر پڑی جو بند ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس خیال سے کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو وغیرہ نہ نکل آئے انہوں نے اپنا پاؤں اس سوراخ پر رکھ دیا۔ سوء اتفاق کہ ایک بچھو اس سوراخ میں موجود تھا۔ اس نے باہر نکلنے کے لئے زور لگایا اور جب راستہ بند پایا تو بے تحاشا ڈنک مارنے شروع کر دیئے۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ بچھو کے ایک ہی ڈنک مارنے سے کیسی اذیت ہوتی ہے اور جسم میں کیسا زبردست ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ تو پے درپے ڈنک مار رہا تھا۔ کیسی کچھ اذیت ناک صورت نہ ہوگی لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استراحت فرما رہے تھے اور رسول کے اس متوالے کو اپنی جان کی قیمت پر بھی یہ گوارا نہ تھا کہ حضور کے آرام میں معمولی سا خلل بھی آئے۔ پیر کو جنبش دینے سے اس کے محبوب کی آنکھ کھل جاتی۔ لہذا ٹانگ وہیں رہی، اس کو ہلانے کا تو گویا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا ــــ تکلیف بڑھتی گئی اور ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئی۔ سارا جسم جھنجھنا اٹھا۔ لیکن ساکن وصامت۔ جسم میں ذراسی بھی تو حرکت نہیں ہوئی۔ البتہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ ان کو روکنا اپنے اختیار میں نہ تھا۔

جاؤ دیکھو۔ اور دنیا بھر کی تاریخیں کھنگال ڈالو۔ کسی ملک۔ کسی قوم اور کسی مذہب کے پیروؤں میں ایسا والہانہ عشق، ایسی بے پناہ محبت، فدائیت اور جاں نثاری کے ایسے محیر العقول کارنامے ڈھونڈے سے بھی نہیں ملیں گے۔ یہ صرف اور صرف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے غلاموں کا حصہ تھا۔

غرض آنسو کا ایک قطرہ محبوب کے چہرہ پر گرا، تو آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو رواں اور چہرے پر شدید کرب کے آثار نمایاں ہیں۔ پوچھا" ابوبکر کیا ہوا" انہوں نے سارا ماجرا بیان کیا حضور اٹھے اور اپنا لعاب دہن اس جگہ پر مل دیا جہاں بچھو کاٹ رہا تھا ــــ یا تو یہ کیفیت تھی کہ تکلیف ناقابل برداشت تھی یا اب حضور کے لعاب دہن ملتے ہی بالکل سکون ہو گیا، گویا بچھو نے کبھی کاٹا ہی نہیں تھا۔

اب ادھر کی سنیئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رسول پاک کے بستر پر سو رہے تھے۔ کفار اس انتظار میں تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باہر نکلیں تو سب مل کر ان کو قتل کر دیں۔ لیکن جب صبح ہوئی اور حضرت علیؓ باہر نکلے تو مشرکین کی حیرت کی انتہا نہ رہی حیرانگی کے عالم میں ان سے پوچھا" محمد کہاں ہے؟" انہوں نے جواب میں کہا" ساری رات تو تم باہر کھڑے پہرہ دیتے رہے ہو اور پوچھتے مجھ سے ہو" اس پر کفار نے جزبز ہو کر حضرت علیؓ کو کچھ زدوکوب کیا اور پھر حضور علیہ السلام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔

ایک گروہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر بھی جا پہنچا اس میں ابوجہل بھی شامل تھا۔ اس نے حضرت اسماءؓ سے پوچھا" لڑکی تمہارا باپ کہاں ہے" حضرت اسماءؓ نے جواب دیا" مجھے کیا پتہ" اس پر اس بدبخت دشمنِ رسول نے اس زور کا ایک تھپڑ ان کے منہ پر مارا کہ کان میں سے بالی نکل کر دور جا پڑی اور سارا کان لہولہان ہو گیا لیکن اس اللہ کی بندی نے منہ سے کوئی اور لفظ نہ نکالا۔ مایوس ہو کر یہ لوگ واپس چلے گئے۔

حضرت ابوبکرؓ کے والد ابوقحافہ اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ ان کو جب پتہ لگا کہ ان کا بیٹا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا ہے تو ان کو فکر دامنگیر ہوئی کہ اب ان کی گزراوقات کس طرح ہوگی۔ اپنی پوتی اسماءؓ سے پوچھنے لگے "تیرا باپ ہمارے لئے بھی کچھ چھوڑ گیا ہے یا سب کچھ اپنے ساتھ ہی لے گیا؟"

اس پوتی کے باپ پر تو رسول کی محبت نے دیوانگی طاری کر دی تھی ایسی دیوانگی جس پر لاکھوں فرزانگیاں قربان کی جا سکتی ہیں۔ وہ تو اپنے محبوب کے عشق میں ایسا مدہوش ہو رہا تھا کہ گردوپیش سے بالکل بے نیاز ہو گیا تھا۔ محبوب کی ضروریات کے مقابلہ پر گھر والوں کی ضروریات اس کے نزدیک بے معنی تھیں۔ اسی لئے تو وہ اپنی ساری جمع پونجی اپنے محبوب آقا کی ضروریات میں خرچ کرنے کے لئے اپنے ساتھ لے گیا۔ گھر والوں کے لئے کچھ بھی تو چھوڑ کر نہیں گیا تھا ــــ اس کو معلوم تھا کہ اس کا محبوب، خدا کا بھی محبوب ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا خدا مشرکین کے خداؤں کی طرح نہیں۔ وہ لازوال طاقتوں اور بغیر محدود وسائل کا مالک ہے اس کو کامل یقین تھا کہ وہ خدا جس کے قبضہ قدرت میں رزق کے خزانے ہیں وہ خود ہی اس کے گھر والوں کی ضرورتوں کا کفیل ہوگا وہ ان کو بھوکا نہیں مرنے دے گا جبھی تو وہ سب کچھ اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اور ــــ اسماءؓ اسی عاشق رسول کی بیٹی تھی اور باپ کی طرح خود بھی عشق رسولؐ میں سرشار، دنیا جہان سے بے خبر اور فکر فردا سے بے پرواہ تھیں۔ ان کا دل بھی اس حقیقت کو جان چکا تھا کہ ان کا خدا ایک زندہ خدا ہے وہ یقیناً ہماری کفالت کرے گا اسی لئے تو جب دادا نے گھبراہٹ کے عالم میں ان سے یہ سوال کیا کہ "تیرا باپ ہمارے لئے بھی کچھ چھوڑ گیا ہے یا نہیں" تو وہ بھاگی بھاگی گئیں اور کچھ کنکر پتھر اس طاق میں رکھ دیئے، جس میں نقدی رکھی رہتی تھی اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا پھر دادا کے پاس آئیں۔ ابوقحافہ نابینا تھے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لے گئیں، اور کہنے لگیں آپ گھبرائیں نہیں وہ ہمارے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں" یہ کہا اور اس ڈھیر پر ہاتھ رکھ کر دادا کی تسلی کروا دی ــــ ٹھیک ہی تو کہا تھا اسماءؓ نے ان کا باپ ان کے لئے وہ انمول دولت چھوڑ گیا تھا۔ جو بادشاہوں کے خزانوں میں بھی نہیں تھی، اور وہ دولت تھی توکل علی اللہ کی۔

مشرکین مکہ میں حضور کی تلاش میں ناکام ہو کر باہر نکلے کھوجیوں کی امداد حاصل کی گئی یہ کھوجی اپنے فن کے ماہر تھے اور بالکل ٹھیک ٹھیک سراغ لگا لیا کرتے تھے چنانچہ یہ کھوجی سراغ لگاتے لگاتے عین غار ثور کے دہانے پر پہنچ گئے اور یہاں پہنچ کر کہنے لگے کہ "یا تو محمدؐ یہاں ہی کہیں ہیں اور یا پھر آسمان پر اڑ گئے ہیں"۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ غار میں سے یہ سب گفتگو سن رہے تھے مشرکین کے پاؤں تک ان کو نظر آ رہے تھے یہ حالت دیکھ کر ابوبکر گھبرا گئے۔ گھبراہٹ اس وجہ سے نہیں تھی کہ ان کو اپنی جان کی کوئی فکر تھی۔ اپنی تو ہزار جانیں بھی وہ اپنے آقا پر فدا کرنے کے لئے تیار تھے فکر تھی تو اپنے مقدس ساتھی کی۔ اسی گھبراہٹ میں کہنے لگے "یا رسول اللہ وہ تو سر پر آ گئے اب کیا ہوگا؟"

ابوبکر کا مقدس ساتھی خدا کا فرستادہ تھا وہ دنیا میں پیدا ہونے والے سب انسانوں سے افضل تھا وہ خدا تو نہیں تھا لیکن خدا نما ضرور تھا اس کی بلند شان کو کون پا سکتا ہے ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم

(احمد کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے وہ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہو گیا کہ میم "درمیان سے گر گیا وہ اپنے معشوق میں اس طرح محو ہو گیا کہ کمالِ اتحاد کی وجہ سے اس کی صورت بالکل ربّ رحیم کی صورت بن گئی۔)

خدا اس سے ہم کلام ہوتا تھا۔ اس کو یقین محکم تھا کہ خدا تعالیٰ اسے اس کو ضائع نہیں کرے گا۔ اس لئے بڑے ہی اطمینان اور کمال سکون کے ساتھ خدا کے اس محبوب نے اپنے ساتھی سے کہا

لا تحزن ان اللہ معنا

ابوبکر مت گھبراؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے" پھر فرمایا ہم دو تنہا کیسے نہیں تیسرا خدا ہمارے ساتھ ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوبکرؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے اپنی تو کوئی فکر نہیں میں اگر مارا گیا تو ایک فرد مارا جائے گا۔ لیکن میرے ماں باپ حضور پر قربان یا رسول اللہ! اگر آپ کو خدانخواستہ کوئی گزند پہنچا تو پوری امت ہلاک ہو جائیگی"

تب خدا اپنے محبوب سے مخاطب ہوا اور اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر حضور نے دوبارہ فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

کیسا یقین تھا اس کو اپنے خدا کی ذات پر کتنا بھروسہ تھا اس کو اپنے پیدا کرنے والے کی امداد پر۔ اوپر دشمن کھڑے ہوئے ہیں ذرا سا بھی جھانک کر دیکھ لیں تو دونوں نظر آ جائیں اور پھر انجام معلوم۔ ایسے خطرناک وقت میں بھی وہ یہ نہیں کہتا

ایلی ایلی لما سبقتنی

"اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے اکیلا کیوں چھوڑ دیا"

"ہم اکیلے نہیں ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے"

اور خدا ان کے ساتھ تھا۔ اس نے معجزہ دکھایا۔ ایسا کہ آج بھی دنیا حیران ہے۔ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا مالک ہے جس کا حکم ہر ذی روح پر چلتا ہے، اس نے ایک مکڑی کو حکم دیا کہ غار کے دہانے پر ایک جالا تن دے۔ جالا تنا گیا اور جب اوپر کھڑے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ اندر جھانک کر تو دیکھو شاید دونوں اندر ہی چھپے ہوئے ہوں۔ تو باقی لوگ اس کا مذاق اڑانے لگے کہ بھلا اس غار میں بھی کوئی انسان جا سکتا ہے اس کے منہ پر تو مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے اگر کوئی اندر جاتا تو یہ جالا کیسے برقرار رہ سکتا تھا۔

خدا کا فرمان اور رسول اللہ کے منہ کی بات پوری ہوئی دشمنوں کی عقلوں پر پتھر پڑ گئے اور آنکھیں اندھی ہو گئیں وہ عین غار کے سرے پر پہنچ کر بھی خائب و خاسر اور ناکام اور نامراد واپس چلے گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ ان کے صاحبزادے عبداللہ بن ابی بکرؓ دن بھر مکے میں رہیں اور کفار کے خیالات اور دن بھر کی ان کی سرگرمیاں دیکھیں اور رات کے وقت آ کر حضور کے گوش گذار کر دیا کریں۔

اسی طرح اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دے دیا تھا کہ وہ بکریوں کا ریوڑ دن بھر ادھر ادھر چرانے پھرا کریں اور رات کو آ کر ان بکریوں کا دودھ خدمت نبوی میں پیش کر دیا کریں۔

اپنی بیٹی اسماءؓ کے سپرد یہ خدمت کی تھی کہ وہ کھانا تیار کر کے رات کے وقت انتہائی احتیاط اور رازداری کے ساتھ غار نشینوں کو پہنچایا کریں۔

اللہ اللہ کیا شان تھی اس خاندان کی بھی۔ سب کے سب رسول اللہ کے راز میں شریک اور ہمہ تن خدمت میں مصروف برکتوں اور رحمتوں سے جھولیاں بھر رہے تھے۔ اسماء نوجوان لڑکی تھی۔ اس کے لئے رات کے بیابان اندھیرے میں جنگل بیابان اور سنسان پہاڑی پر جانا اور وہ بھی اس طرح کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ بہت بڑا جان جوکھوں کا کام تھا۔ ان تینوں کے راستے میں خطرات تھے اور بہت تھے۔ لیکن عشق تو اندھا ہوتا ہے، ان سب خطروں سے بے نیاز اللہ کے یہ بندے اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

آج کون ایسا مسلمان ہے جو عبداللہ بن ابی بکرؓ کا نام عزت سے نہیں لیتا عامر بن فہیرہ ابوبکرؓ کے غلام تھے۔ لیکن آج محمد کے غلاموں میں سے کون ایسا ہوگا جس کا دل یہ نہ چاہتا ہو کہ کاش عامرؓ بن فہیرہ کی جگہ میں ہوتا اور بکریاں چرانے کی یہ سعادت مجھے نصیب ہوئی ہوتی۔ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ عورت تھیں کمزور اور ناتواں۔ لیکن قیامت تک ان کا کام تاریخ کے صفحات میں جگمگاتا رہے گا۔ ناممکن ہے کہ کوئی مورخ تاریخ اسلام پر قلم اٹھائے اور ان تینوں کا ذکر کئے بغیر آگے بڑھ جائے۔

مبارک تھی وہ اولاد جو ابوبکرؓ کے نطفے سے پیدا ہوئی اور مبارک تھا وہ غلام جس کو صدیق اکبرؓ جیسا آقا نصیب ہوا

تین روز تک غار میں یعنی غار ثور میں ہی قیام پذیر رہے پھر جب عبداللہ بن ابی بکرؓ کی زبانی معلوم ہوا کہ تلاش کی سرگرمیاں کچھ ماند پڑ گئی ہیں اور مشرکین تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں تو دونوں اونٹنیاں منگائی گئیں ایک اونٹنی پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے دوسری پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے غلام عامر بن فہیرہ سوار ہوئے اور یہ قافلہ مدینے کی طرف چلا۔ ایک اور شخص عبداللہ بن اریقط بھی قافلے میں شامل تھا اس کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اجرت دے کر مدینے تک راستہ بتانے کے لئے تیار کیا تھا۔

مدینے کی طرف روانہ ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کی طرف منہ کیا اور فرمایا۔

"اے مکہ! تو مجھے سب شہروں سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن تیرے لوگ مجھے یہاں نہیں رہنے دیتے"

اس پر حضرت ابوبکرؓ بولے

"ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے۔ اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے"

اے مکہ کے لوگو! تم بدقسمت تھے۔ تم نے اپنی گدڑی میں سے لعل بے بہا نکال کر باہر پھینک دیا۔ تم نے اس کی قدر نہ جانی اور تم اس نور سے محروم ہو گئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اپنے برگزیدہ بندے ابراہیمؑ کی درد اور آہ کے ساتھ کی ہوئی دعا کے نتیجہ میں تم پر اتارا تھا اس کی پاداش میں تمہارا نام صفحہ ہستی سے مٹ گیا اور ابدالآباد تک تم نفرت اور حقارت کے ساتھ یاد کئے جاتے رہو گے۔

اور اے مدینے والو! تم خوش قسمت تھے۔ تم نے اس دولت سے جھولیاں بھر لیں جو ہمیشہ برقرار رہنے والی تھی تم نے اس نور سے حصہ پایا "جو ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض کسی چیز ارضی وسماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں" جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع مظہر ہمارے سید و مولیٰ۔ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اے اہل مدینہ! تم نے اس نور کی پذیرائی کی جس نے تمہارے اندھیروں کو چکا چوند کر دیا۔ جس سے مدینے کی گلیاں جگمگا اٹھیں اور جس نے تمہارے دلوں کو منور کر دیا۔ تم ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کے وارث قرار پائے اور برکتیں اور رحمتیں تمہارا مقدر بن گئیں۔

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ایک الٰہی سلسلہ ہے جو اس لئے قائم ہوا ہے کہ اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی پوری ہو غرض احمدیت کی شکل میں ایک مہم شروع کی گئی ہے جس کے ذریعہ اسلام غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت ساری دنیا میں قائم ہوگی۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلند مقام لوگوں پر ظاہر ہوگا جو دلوں میں ایک نور اور سرور پیدا کرنے والا ہے گا۔ انشاء اللہ العزیز"

ان پاکیزہ مقاصد کی تکمیل کے لئے تحریک جدید کے ذریعہ عظیم الشان مہم شروع ہے لہذا ہماری جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا دنیا کے تمام ملکوں سے یہ آواز آنے لگ جائے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (درثمین)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے تا کہ اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو"

ہمارے انصار بھائیوں کو واضح طور پر علم ہے کہ تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے عظیم الشان مہم شروع ہے۔ سو اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہماری زندگیوں میں اسلام کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴)

۱۳۴	چوہدری نبی احمد صاحب کراچی		۵۰/۰۰	روپے
۱۳۵	بیگم رضیہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی		۲۵/۰۰	"
۱۳۶	ضیاء الدین صاحب پنشنر ضیاء منزل گجرات		۱۰/۰۰	"
۱۳۷	بیگم کرنل محمود احمد صاحب ربوہ		۱۰/۰۰	"
۱۳۸	سیّدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ،	حیدر آباد	۲۵/۰۰	"
۱۳۹	ریحانہ باجوہ صاحبہ	ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۰/۰۰	"
۱۴۰	مسز اے کیو خالد درک صاحبہ	راولپنڈی	۱۰/۰۰	"
۱۴۱	اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حسین صاحب نمبردار چک نمبر ۱۷۴		۹۰/۰۰	"
۱۴۲	مس شکیلہ حسن صاحبہ سمن آباد	لاہور	۵۰/۰۰	"
۱۴۳	صادقہ صاحبہ دار الصدر جنوبی ربوہ		۱۵/۰۰	"
۱۴۴	ڈاکٹر سکینہ عثمان صاحبہ	ناظم آباد کراچی	۵۰/۰۰	"
۱۴۵	ڈاکٹر جلال الدین صاحب	کراچی	۱۰/۰۰	"
۱۴۶	مس لطیفہ صاحبہ سٹلائٹ ٹاؤن	راولپنڈی	۱۰/۰۰	"
۱۴۷	فضل حسین صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی		۱۰/۰۰	"
۱۴۸	حفیظ احمد صاحب پہلوی روڈ	راولپنڈی	۲۰/۰۰	"
۱۴۹	کیپٹن ممتاز احمد صاحب و بشیر احمد صاحب کاہلوں چک ۱/۳۰ 11-L ساہیوال		۱۹/۷۰	"
۱۵۰	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی		۱۶/۶۲	"
۱۵۱	خان خلیل احمد خان صاحب	پشاور	۱۰/۰۰	"
۱۵۲	مرزا نثار احمد صاحب فاروقی	"	۱۰/۰۰	"
۱۵۳	عبد اللطیف صاحب پراچہ	سرگودھا	۱۰/۰۰	"
۱۵۴	کرم بی بی صاحبہ اہلیہ صوبیدار میجر ملک اللہ دتہ صاحب چک 13/8-R ملتان		۱۰/۰۰	"
۱۵۵	خالد مسعود چیمہ صاحب ۳۶ جنوبی سرگودھا		۳۰/۰۰	"
۱۵۶	کرنل بشارت احمد صاحب منگلا ڈیم		۲۰/۰۰	"
۱۵۷	چوہدری رضوان الٰہی صاحب کھاریاں		۱۰/۰۰	"
۱۵۸	محمد افضل فاروق صاحب مع اہلیہ صاحبہ اوچ شریف		۱۰/۰۰	"
۱۵۹	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ساہیوال		۳۰/۰۰	"
۱۶۰	رانا محمد عثمان صاحب غلام محمد آباد لائل پور		۲۰/۰۰	"
۱۶۱	بیگم صاحبہ اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر	لاہور	۱۰/۰۰	"
۱۶۲	منجانب ملک حبیب اللہ خان صاحب مرحوم نیلہ گنبد لاہور		۲۰/۰۰	"
۱۶۳	مرزا خلیل احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور		۱۰/۰۰	"
۱۶۴	اقبال اختر صاحبہ بیگم چوہدری غلام محی الدین صاحب سمن آباد لاہور		۱۰/۰۰	"
۱۶۵	چوہدری محمد نذیر صاحب	" "	۱۳/۰۰	"
۱۶۶	بیگم کیپٹن عبد الواحد صاحب	" "	۲۵/۰۰	"
۱۶۷	محمد جمیل چغتائی صاحب	" "	۱۰/۰۰	"
۱۶۸	مرزا خلیل احمد صاحب سمن آباد لاہور		۴۷/۰۰	"
۱۶۹	امۃ المتین بیگم صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۱۸/۰۰	"
۱۷۰	فہمیدہ کھوکھر صاحبہ	" "	۷۰/۰۰	"
۱۷۱	ملک مقصود احمد صاحب سلطان پورہ	لاہور	۱۰/۰۰	"
۱۷۲	حامد نصیر صاحب دھرم پورہ	لاہور	۱۰/۰۰	"
۱۷۳	چوہدری عبد الباسط خان صاحب	سول لائن لاہور	۲۵/۰۰	"
۱۷۴	چوہدری عبد الحمید خان صاحب	" "	۷۵/۰۰	"
۱۷۵	ملک عبد الباسط خان صاحب	" "	۱۰/۰۰	"
۱۷۶	ظہور اقبال بیگم صاحبہ	" "	۲۰/۰۰	"
۱۷۷	بیگم چوہدری عبد الرشید صاحب	" "	۱۰/۰۰	"
۱۷۸	چوہدری نذیر احمد صاحب فیروز پور روڈ	لاہور	۲۱/۳۶	"
۱۷۹	حاجی علم الدین صاحب 99/6-R	بہاول نگر	۱۰/۰۰	"
۱۸۰	بھنگاں ملک عبد المالک صاحب دوالمیال		۱۰/۰۰	"

(باقی)

وزیر آباد میں ایک تربیتی جلسہ

۱۶ ماہ احسان (جون) کو بعد نماز عشاء وزیر آباد میں مقامی جماعت کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مرکز کی طرف سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ جرمنی و افریقہ اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے شمولیت فرمائی۔

جلسہ کا اعلان شام سے پہلے بذریعہ لاؤڈ سپیکر قریباً سارے شہر میں کر دیا گیا تھا۔ حاضری توقع سے زیادہ ہو گئی اور بعض افراد کو جلسہ گاہ میں جگہ نہ مل سکی۔ سلائیڈز کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی ضرورت بیان کرنے اور دورِ حاضر میں جو جماعت تبلیغ اسلام کے لئے مامور کی گئی ہے اس کے مشاہیر کا تعارف کروانے کے بعد ممالک بیرون میں اشاعت تراجم قرآن مجید، تفہیم لٹریچر، تعمیر مساجد، سکولوں، لائبریریوں اور ہسپتالوں کے قیام نیز امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ممالک یورپ و افریقہ کے ایمان افروز مناظر بذریعہ سلائیڈز دکھائے گئے۔

جرمنی اور نائیجیریا کے سلائیڈز پر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی و افریقہ نے عینی شاہد کی حیثیت سے روشنی ڈالی اسی اثناء میں مولوی صاحب موصوف نے ڈاکٹر محمد عبد الہادی صاحب کیوسی کا بھی تعارف بذریعہ سلائیڈز کروایا۔ جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک عظیم الشان کارنامہ یہ انجام دیا ہے کہ قرآن پاک کا سپرانٹو میں ترجمہ کر کے اسلام کی انمول خدمت کی ہے۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

مرکزی امتحاناتِ اطفال

تمام اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امسال ان کے سالانہ مرکزی امتحانات ۱۴ اگست کو ہوں گے۔ والدین۔ قائدین و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ بچوں کو "کامیابی کی راہیں" نصاب کی پوری تیاری کروا کر عند اللہ ماجور ہوں قیمت کتب درج ذیل ہے:-

پہلا حصہ (ستارہ اطفال) ۳۵ پیسے دوسرا حصہ (ہلال اطفال) ۶۰ پیسے
تیسرا حصہ (قمر اطفال) ۷۵ پیسے تیسرا حصہ (رہبر اطفال) ایک روپیہ
مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت ۲/۵۰ روپے ہے
پندرہ روپے یا زائد کی کتب منگوانے پر ۱۰ فی صد رعایت ہوگی
ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے عزیز مکرم جناب حافظ ملک محمد حسین صاحب علوی پنڈ دادنخان میں بعارضہ فالج علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبد الکریم ۲/۲۲ دار البرکات ربوہ)

۲۔ خاکسار نے آٹھ مہینے ہوئے گردہ کا اپریشن کرایا تھا۔ لیکن اب پھر درد گردہ کی شدید تکلیف ہو گئی ہے۔ بلڈ پریشر بھی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا سے نوازے۔ آمین۔ (ممتاز رسول دار البرکات ربوہ)

۳۔ میرے ابا جان محترم سیّد آفتاب بخاری صاحب جن پر کچھ عرصہ قبل دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہیں۔ لیکن ابھی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوئے۔

احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سیّد زاہد بخاری سمن آباد لاہور)

چندہ تعمیر ہال

چندہ تعمیر ہال کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ اس کی طرف فوری توجہ فرمادیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش (اکتوبر ۱۹۷۲ء)

بروز جمعرات جمعہ ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہوگا

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایبٹ آباد میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی مصروفیات

(بقیہ صفحہ اوّل)

آج کے نئے مسائل کے حل پیش کرنے کے کس طرح قابل مانا جا سکتا ہے تو یہ اس کی جہول، اور قرآن کریم کی حکیمانہ اور دائمی تعلیمات سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ فرمایا قرآن کریم آخری شریعت اور کامل کتاب ہے۔ یہ اپنی عظمت اور شان میں منفرد، حق و صداقت پر مشتمل، علم و فضل کا سرچشمہ، ہمہ گیر افادیت میں یکتا اور ہر قسم کے اختلاف اور تضاد سے یکسر پاک ہے۔ اور اپنی تاثیرات سے ہر زمانے میں ہر قوم کو فائدہ بخش ہے اس لئے قرآن کریم کے مقابلے پر آج کل کے عقلی نظریات کو پیش کرنا یا ان کی تتبیع میں روسی اور امریکی ماہرین سیاست و اقتصادیات کے گُن گانا تو سراسر نادانی ہے کیونکہ ان کے نظریات و خیالات پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے نقیض اور متضاد ہیں۔ اور اسی بنا پر یہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں سرگرداں اور تباہی کی راہوں پر گامزن ہیں۔ ان کی فکر و کاوش میں یہی اختلاف اور تضاد ان کے خیالِ خام اور عقلِ ناقص کی دلیل ہے عقل تو خود اندھی ہے اور نیّرِ الہام کی ہر آن محتاج ہے۔ خالی عقل ہماری راہنمائی کس طرح کر سکتی ہے۔ دنیا کی راہنمائی کرنے کا اصل حق وہی کتاب ادا کر سکتی ہے جس میں صرف کوئی اختلاف نہ ہو بلکہ وہ لوگوں کے عقلی اور نظری اختلافات کو دور کرنے والی بھی ہو۔ اور اس معیار پر صرف قرآن کریم پورا اترتا ہے جس کے علم کے سوتے خدائے علیم و خبیر کی ذات سے پھوٹتے ہیں۔ پس ایسی عظیم الشان کتاب سے بے توجہی یا عملاً اس سے قطع تعلق کرنا یا اسے پیٹھ پیچھے پھینک دینا یا اس کی زندگی بخش تعلیمات سے روگردانی کرنا حقائق کا منہ چڑانے اور اپنی آخرت کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔

حضور نے فرمایا ایک طرف "مہجور" ہونے کی اس کیفیت کو دور کرنے اور دوسری طرف قرآنی انوار کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے کیونکہ یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے جس میں اب احمدیت کے ذریعہ تکمیل اشاعت دین مقدر ہے۔ فرمایا میری یہ شدید خواہش ہے کہ اگلے پانچ سال میں کم از کم دس لاکھ کی تعداد میں قرآن کریم

(۱) سادہ (۲) اردو ترجمہ اور

(۳) اہم غیر ملکی زبانوں کے تراجم

کے ساتھ شائع کر کے دنیا کے دس لاکھ گھروں میں پہنچا دیا جائے۔ فرمایا اس مقصد کو اندرون ملک کامیاب بنانے کے لئے میں نے امرائے ضلع کو ایک آسان سکیم بتائی تھی کہ اس کار خیر میں ہر تحصیل اوسطاً دو ہزار روپے جمع کرے۔ اس سے سادہ اور اردو ترجمہ والے قرآن کریم خرید کر پاکستان کے ہر گھر میں پہنچا دے۔ اس سے دوستوں کو جہاں انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے برکت حاصل ہوگی اور لوگوں کے گھروں میں خیر و برکت کا یہ خزانہ پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں سلسلہ احمدیہ کے خلاف یہ اعتراض بھی خود بخود رد ہو جائے گا کہ (معاذ اللہ) ہمارا قرآن اور ہے۔

نماز جمعہ کے بعد اجتماعی شرف ملاقات

حضور کا یہ روح پرور خطبہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ حضور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے اس دفعہ بھی دور و نزدیک سے احباب کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز کے بعد حضور تھوڑی دیر تک احباب میں رونق افروز رہے اور پھر سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

احباب سے گفتگو کے دوران حضور نے فرمایا ہمیں احمدیت کی مخالفت سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ جہاں مخالفت زیادہ ہوتی ہے وہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ترقی بھی دیتا ہے۔ پنجاب میں ہماری سب سے زیادہ جماعتوں کا قیام شدید مخالفت کا نتیجہ ہے

فرمایا شملہ مذاکرات میں پاکستان نے کھویا کچھ نہیں بلکہ کچھ حاصل ہی کیا ہے۔ اگر ہمارے علاقے واگذار ہو جائیں تو ہمارے قیدی بھائی جلد یا بدیر انشاء اللہ آ ہی جائیں گے۔ وہ لوگ جو ہمارے نوّے رکنی وفد کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے، وہ ہمارے نوّے ہزار قیدیوں کے اخراجات کو دیر تک کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ فرمایا ہمیں ملک کی سلامتی اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

درخواست دعا

مکرم ملک محمد فیروز صاحب دکاندار کوٹلی افغاناں کی صاحبزادی عزیزہ فہمیدہ اختر صاحبہ بغرض اپریشن میو ہسپتال میں داخل ہیں اس ماہ اپریشن کی توقع ہے احباب کی خدمت میں ان کے کامیاب اپریشن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ذبیح اللہ احمد ارشد۔ کوٹلی افغاناں ضلع گجرات)

مسجد جامعہ احمدیہ کا سنگ بنیاد

خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم بے پایاں سے مورخہ یکم جولائی ساڑھے چھ بجے شام مسجد ہوسٹل جامعہ احمدیہ کا سنگ بنیاد مکرم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے رکھا۔ ان کے بعد حسب ذیل احباب کرام کو بھی بنیادی اینٹیں لگانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۔ مکرم محترم عطا محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ استاذ الجامعہ۔
۲۔ " " محمد صاحب نسیم سیفی قائم مقام وکیل اعلیٰ
۳۔ " " مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ ناظر اصلاح و ارشاد
۴۔ " " مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل۔ ناظر تصنیف و تالیف
۵۔ " " ملک سیف الرحمٰن صاحب۔ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
۶۔ خاکسار سید داؤد احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ۔

اس تقریب میں شمولیت کے لئے کثیر تعداد میں ناظر و وکلاء صاحبان، مبلغین سلسلہ و مربیان کرام اور تعلیمی اداروں کے سربراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

سنگ بنیاد رکھنے کے بعد مکرم امیر صاحب مقامی نے دعا کرائی۔ اس موقع پر دو بکرے بطور صدقہ ذبح کیے گئے۔ اور تشریف لانے والے احباب کی مٹھائی اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔

جامعہ احمدیہ میں مسجد کا ہونا ناگزیر ضرورت تھی۔ خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ہمارے مخلص بزرگ محترم بابو اقبال محمد خان صاحب نے مسجد کی تعمیر کا خرچ اپنے ذمہ لے لیا۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے اس مسجد کی تکمیل اور مکرم خان صاحب موصوف کی دنیوی اور اخروی زندگی میں اعلیٰ درجات کے لئے دعا فرما دیں۔

اسی طرح ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی تعمیر بھی شروع ہے جس کے لئے مکرم محمد امجد صاحب پسر مکرم ڈاکٹر محمد انور صاحب مرحوم جزاہ اللہ نے اپنا وقت بلا معاوضہ وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ احباب سے اس عمارت کی جلد تکمیل اور بابرکت ہونے کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی سید محمد عالم صاحب ۲۴/۲ کو کراچی میں وفات پا گئے ہیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم موصی تھے۔ اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص احمدی اور خلافت احمدیہ کے ساتھ دلی وابستگی رکھتے تھے۔ اپنی یادگار ایک بیوہ اور چار بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید عزیز احمد شاہد۔ اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کی جماعت ہشتم کا شاندار نتیجہ

احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ سے جماعت ہشتم کی ۸۴ طالبات نے امتحان میں شرکت کی۔ جن میں سے ۷۴ طالبات کامیاب ہوئیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

۳۱ طالبات نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔
۳۶ طالبات نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی
۷ طالبات نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔

ایک طالبہ امتحان نہ دے سکی۔ اس طرح ہمارا رزلٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸۷ فی صد رہا جب کہ بورڈ کا نتیجہ ۶۷ فی صد ہے۔

درخواست دعا ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سکول کی طالبات کو اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار فرما کر سکول کی عزت و وقار کو قائم رکھے

(ہیڈ مسٹریس)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴